رجسٹرڈ نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

PHILADELPHIA 23 APR 30 AM

بدر

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۰ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ | نمبر (۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں۔ اور مجلس مشاورت میں حضور سارا وقت صرف فرما رہے ہیں ؛

(۲) مولوی علی محمد صاحب مولوی فاضل اجمیری کا رخصتانہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۰ء کو ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی معہ رفقاء اور دیگر چند اصحاب کے شیخ عبدالرحیم صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ شیخ صاحب نے احباب کو اس مبارک تقریب پر مٹھائی وغیرہ پیش کی۔ اور حضور نے معہ خدام حاضرین دعا فرمائی۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق شیخ صاحب کو مبارک باد عرض کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو بابرکت کرے۔ آمین ؛

(۳) ۱۵ اپریل کو مولوی علی محمد صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ دی گئی۔ جس میں بہت سے احباب اور حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز شامل ہوئے خاکسار ایڈیٹر فاروق مولوی صاحب کو اس کی مبارک باد ادا کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اس شادی کو خدا تعالےٰ جانبین کے لئے موجب برکت و رحمت فرمائے۔ آمین ؛

(۴) ۱۸ اپریل بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ جس میں تمام پنجاب اور ہندوستان و بنگال بہار وغیرہ علاقہ جات کی انجمن ہائے احمدیہ کے نمائندوں کے افریقہ۔ ماریشس۔ بیرونی ہند کے نمائندے بھی شامل ہوئے اور ۲۱ اپریل کو ظہر تک اس کے روزانہ اجلاس ہوتے رہے ؛

(۵) ۱۸ اپریل کو بعد قرآن خوانی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور تمام حاضرین جلسہ نے لمبی دعا فرمائی جس کے بعد حضور نے مجلس کا افتتاح فرمایا۔ اور اس تاریخ میں گذشتہ سال جو کمیشن حضور نے نظام سلسلہ کی دیکھ بھال اور دفاتر سلسلہ و کارکنان سلسلہ کے کاموں کی پڑتال کے متعلق مقرر فرمائی تھی۔ اس کی رپورٹ میں کمیشن نے جو ۲۷ تجاویز پیش کی تھیں۔ ان پر حضور نے تبصرہ کرتے ہوئے ان میں سے اکثر تجاویز کو پورے طور پر اور بعض کو کسی قدر ترمیم کے ساتھ منظور فرمایا۔ اور دو ایک کو نامنظور کیا۔ اس کے بعد ایجنڈا پیش ہوا۔ اس میں سے بجٹ کے متعلق ۳۱ افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی۔ جس نے بجٹ کے بارے میں پوری غور کرنے کے بعد اپنی رپورٹ ۱۹ اپریل کو پیش کر دی۔ جس پر مجلس میں ۱۹ اور ۲۰ اپریل کو خوب بحث مباحثہ ہو کر بجٹ منظور کیا گیا ؛

(۶) ۱۹ اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام نمائندگان مشاورت کو شاندار دعوت دی۔ اور ۹ بجے رات کو اجلاس ختم کر کے احباب شریک دعوت ہوئے۔

(۷) ۱۹ اپریل کو ۱۲ بجے اجلاس شروع ہوا۔ جس میں مختلف معاملات پر مشورہ ہوتا رہا۔ اور بیرونی احباب کی طرف سے جو سوالات آئے ہوئے تھے۔ ان کے جوابات صیغہ ہائے نظارت کی طرف سے دیئے گئے ؛

(۸) بٹالہ کے فساد کے متعلق جو سبب المسلمین کے کارکنان اور والنٹیروں نے ہمارے احباب کے خلاف کیا تھا۔ پولیس نے اس میں ۱۲ گرفتاریاں بلا ضمانت کیں بلا ضمانت سب کو حوالات میں رکھا۔ مقدمہ زیر تفتیش ہے۔ ابھی مزید گرفتاریوں کی امید ہے ؛

(۹) مستریان مباہلہ اینڈ کو بٹالہ سے امرتسر لاہور وغیرہ مقامات میں ٹکہ بٹورنے کیواسطے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور ان شہروں میں ان کی نمائش کر کے مظلوم بنا کر چندہ وصول کیا جا رہا ہے ؛

(۱۰) مستریان مباہلہ پر جو مقدمہ پولیس نے زیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار مباہلہ پر تازیانہ

(※)

لاہور کے موتبر جریدہ "تازیانہ" کے معزز اور شریف الطبع ایڈیٹر جناب حکیم محمد یوسف حسن صاحب نے اخبار "مباہلہ" کے متعلق جو اظہار رائے فرمایا ہے۔ وہ نہایت شکریہ کے ساتھ ہم ناظرین فاروق کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ احمدی احباب مایوس نہ ہوں۔ کہ دنیا میں کوئی بھی نیک فطرت نہیں۔ جو انسانیت کے شرف سے متاثر ہوا ہو۔ سب کے سب "زمیندار" جیسے ہی دنی الفطرت لوگ نہیں ہیں۔ حکیم صاحب نے واقعی اپنی پاک فطرت کا نمونہ دکھا کر خدا کے حضور سرخروئی حاصل کی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب تازیانہ اپنے تازہ پرچہ مورخہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۵ پر حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں:۔ (ایڈیٹر)

احمدیوں اور مباہلہ والوں کا جھگڑا

مسلمانوں کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ وہ اپنی قوتیں اپنوں کی تخریب میں ہی صرف کرتے ہیں۔ ہم نے ایک بار مباہلہ والوں کی حمایت کی تھی۔ لیکن آج جب کہ بعض اخبارات مباہلہ والوں کی اپیلوں سے متاثر ہو کر ان کی مظلومیت [illegible] ہیں۔ ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اس حقیقت کو پر ظاہر کر کے مباہلہ والوں [illegible]

مباہلہ اوباش [illegible] شائع ہوتا ہے۔ اس میں قادیانی لیڈروں کے خلاف مضامین شائع ہوتے ہیں۔ [illegible] ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس اخبار میں [illegible] بزرگ و محترم پیشوا کی ذات پر نہایت رکیک [illegible] کئے جاتے ہیں۔ اب بتلایئے۔ یہ کہاں کی [illegible] ہے؟ وہ لوگ جو احمدی نہیں ہیں۔ اگر وہ [illegible] کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں صرف [illegible] کے متعلق لکھنا چاہیئے۔ جن سے احمدیوں کے [illegible] کا کھنڈن ہو سکتا ہے۔ اور عام مسلمان کسی عقیدے کی غلطی میں پھنسنے سے باز رہیں۔ یا جو مسلمان احمدیوں کے جھنڈے تلے جا چکے ہیں۔ وہ واپس لوٹ آئیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس بلند و پاک جذبہ کے لئے تحریر اور تقریر میں انتہائی ضبط و تحمل اور شرافت و دیانت کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر اس اخبار کو گالیوں اتہاموں اور اسی قسم کی ادنیٰ درجہ کی تحریروں سے ملوث کر لیا جائے۔ تو یہ کام کسی صورت بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے بجائے فائدہ کے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ ہمیں کئی بار ایسے لوگوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا ہے جو اخبار مباہلہ کی تحریروں کو مزے لے لے کر پڑھتے ہیں۔ وہ تمام لوگ اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اس قسم کی تحریروں سے کسی قسم کی اصلاح کسی صورت بھی ممکن نہیں۔ کسی شخص کو چور اور بدمعاش ثابت کرنے سے آپ اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ نہ کسی گمراہ شخص کو راہ راست پر لا سکتے ہیں۔ جب یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ یہ طریقہ مذموم ہے۔ تو اس قسم کے اخباروں یا لیکچراروں کی حوصلہ افزائی کرنا قوم اور ملک کے لئے مہلک ہے۔ جو ہم بعض ہندو اخباروں۔ لیکچراروں اور مصنفوں پر لگایا کرتے ہیں۔ کہ ان کا لہجہ دل آزار اور گستاخانہ ہوتا ہے۔ اور اس سے مسلمانوں میں جوش پھیلتا ہے۔ قتل ہوتے ہیں لوگ پھانسی چڑھتے ہیں۔ اور پھر جنازوں کے جلوس نکلتے ہیں۔ اگر یہی روش مسلمانوں کا کوئی فرقہ یا جماعت مسلمانوں کے متعلق یا غیر مذاہب کے متعلق اختیار کرے گا۔ تو سب سے پہلے اسے کشتنی و گردن زدنی قرار دیں گے۔

اخبار مباہلہ والوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی تحریروں میں اعتدال اور شرافت کا جزو پیدا کریں۔ اگر وہ ایک جماعت کے ہر دلعزیز اور مقدس پیشوا پر نہایت خوفناک الفاظ میں الزامات لگائیں گے۔ اور فحش نویسی سے کام لیں گے۔ تو اگر اس پیشوا یا پیروی کرنے والوں کا کوئی جوشیلا مرید قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے تو اسے معذور سمجھا جائیگا ؛

اخبار مباہلہ والے اس حقیقت سے غافل الذہن نہیں کہ جس شخص کے خلاف وہ نہایت زہریلے مضامین لکھ رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی ایک خاص جماعت میں بے حد احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ اور وہ لوگ اس کی عزت و ناموس کے لئے کٹ مرنے پر تیار ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم ایک جماعت کے احساسات کا خیال نہ کرتے ہوئے کامل بے احتیاطی اور غیر ذمہ داری سے اناپ شناپ لکھتے جائیں۔

ہم ان مسلمانوں کو جو قادیانیوں یا لاہوری احمدیوں یا شیعہ حضرات پر یا وہابی حضرات آوازے کسنے اور ان کے خلاف بری سے بری نکتہ چینی کو جائز قرار دیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ملزم قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جرأت اور دلیری سے بڑھ کر اس مذموم روش کا قلع قمع کر دیں۔ جو جسم اسلام کو ناسور کی طرح اندر اندر کھائے چلی جاتی ہے۔ تمام اخبار نویسوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قسم کے فسادی بھائیوں کی اصلاح کی طرف توجہ کریں ؛

خبروں کا گلدستہ

(※)

پیمانہ صبر لبریز

خلاف ورزی قانون نمک کے متعلق شاید حکومت کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ تحریک بمبئی بنگال اور کچھ یوپی میں بہت زوروں پر ہے۔ اس لئے ان تینوں صوبوں کے قانون شکن لوگوں کی گرفتاری اب گورنمنٹ نے کرنا شروع کر دی ہے۔ اگر گرفتاریوں کا یہی سلسلہ قائم رہا۔ تو کوئی مشہور لیڈر جس نے خلاف ورزی قوانین کی جرأت کی ہے۔ یا آئندہ ہمت کریگا۔ چند عرصہ میں جیل خانہ سے باہر نہیں رہ سکے گا۔ ہماری تو یہی رائے ہے ؛

پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس کو نینی جیل میں چھ ماہ کے لئے محبوس کر دیا گیا ہے۔ ان کو قید محض کی سزا دی گئی ہے۔ مسٹر جے۔ ایم۔ سین گپتا میئر بلدیہ کلکتہ کو چھ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ان دونوں کو ہندو اقوام درجہ کا لیڈر سمجھتے ہیں۔ یہ دونوں مہاتما گاندھی کے خاص نائب اپنے اپنے صوبہ میں تھے۔ ان دونوں لیڈروں کو گرفتار کر لینے سے

(باقی صفحہ ۱۱ کالم ۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۳۰ء

انسانیت کے معزز نام کو ذلیل کرنے والے وجود

(ایڈیٹر)

دنیا میں جہاں انسانیت کے نام کو عزت دینے والے وجود پائے جاتے ہیں۔ وہاں کچھ ایسی ہستیاں بھی ہیں۔ جو انسانیت جیسے معزز نام کو اپنے سیاہ کارناموں سے ذلیل کر رہی ہیں۔ انسان کے معنے با اخلاق نیک سیرت ہمدرد خلائق اور اپنے پیدا کنندہ کے مطیع و فرمانبردار وجود کے ہیں۔ برخلاف اس کے بعض لوگ بمصداق برعکس نام نہند زنگی کافور اپنے آپ کو انسانیت سے موصوف کرتے ہیں۔ لیکن وہ ایسے ہیں۔ کہ اُن کو انسانیت کی ہوا بھی عمر بھر نہیں لگی ہوتی۔ وہ اخلاقیات میں ایسے گر چکے ہیں۔ کہ رذیل ترین افعال کے ارتکاب سے ان کو خوشی ہوتی ہے۔ معزز ترین با امن شہریوں اور پاکدامن عورتوں کے ننگ و ناموس پر حملہ کرنے کو وہ اپنا خاص فن خیال کرتے ہیں۔ اور پھر ایسی کمینی حرکات کی اشاعت پر بڑے اتراتے اور بغلیں بجاتے ہیں۔ گویا انہوں نے بہت ہی بڑا کارنامہ سرانجام دیا کہ ایک شریف شہری کو بے عزت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ یا کسی پاکدامن عفیفہ پر بہتان تراشی سے اس کے ناموس پر ناجائز حملہ کر دیا۔

اسی قسم کے چند افراد جن میں سے تین لوہار ایک آتشباز اور ایک کمہار ہے۔ کچھ عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح آف قادیان اور آپ کی ازواج و بنات اور دیگر احمدیوں کی بہو بیٹیوں کے خلاف نہایت ہی گندے مفتریانہ اور انسانیت کے معزز نام کو بٹہ لگانے والے محض جھوٹے بہتان "مباہلہ" نامی ماہانہ پرچے میں شائع کرنے شروع کر کے قریباً دو سال سے اس ناپاک پراپیگنڈا یعنی اشاعت فحشاء کے کام میں مشغول ہیں۔ جس کا احمدیوں کی طرف سے نہایت معقولیت کے ساتھ اور مدلل جواب شائع ہوتا رہا۔ مگر یہ جواب ان لوگوں کے لئے تو صحیح اور کافی ہو سکتا تھا۔ جن میں انسانیت اور خدا ترسی ہے۔ لیکن جسے نہ خدا سے حیا نہ رسول سے شرم نہ احکام قرآن کی طرف توجہ۔ نہ ہی انسانیت کا کوئی ذرہ باقی ہو۔ اسے ایسے جوابات کیطرف کہاں توجہ ہو سکتی تھی! بلکہ احمدیوں کی طرف سے معقولیت کے ساتھ جواب دینے پر ان کو اور جرأت ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ حال ہی میں ایک نہایت گندہ اور جھوٹ و افتراء سے پُر پلندہ شائع کر کے پھر عین اس وقت جبکہ مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ہو رہا تھا۔ انہوں نے آکر شرارت کی۔ جس کی وجہ سے آتشباز اور کمہار اور لوہار تو بھاگ گئے۔ اور ایک پٹھان لونڈا جسے اپنا نام بھی صحیح طور پر لکھنا نہیں آتا۔ اور جسے ان ظالموں نے مباہلے کا پرنٹر اور پبلشر اور نہ معلوم کیا کیا لقب دیکر اُلّو بنا رکھا ہے پکڑ لیا۔ مگر پھر بزرگوں کے کہنے سے فوراً اُسے بھی چھوڑ دیا۔ گو کچھ اینٹوں کے ڈھیر پر گرنے سے اور کچھ باہمی ہاتا پائی سے چند معمولی چوٹیں اُسے آئیں لیکن احمدیت ہی تھی۔ جو اس کی جان بچ گئی۔ اور اس طرح اشتعال دلانے پر بھی وہ زندہ چلا گیا۔ کسی اور قوم سے پالا پڑا ہوتا۔ اور اس دیدہ دلیری سے وہ ان کی عبادت گاہ میں کھڑا نظر آتا۔ اور منع کرنے پر بھی نہ جاتا۔ تو اپنے کیفر کردار کو کب کا پہنچ جاتا۔ مگر یہ احمدی قوم ہی تھی کہ جس نے قابو پا کر اس ذلیل ترین شیطان کو محض اپنے آقا اور امام و مقتداء کی ایک آواز پر چھوڑ دیا۔ اور اب حکومت نے خود ان پر زیر دفعہ ۱۵۳ اور ۲۹۲ عمومی مقدمہ چلایا ہے۔ ایسے قماش کے لوگوں کو اخبارات میں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ گویا وہ بڑے مظلوم ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ زمیندار جیسا نیچہ پر چہ جہاں اور باتوں میں مسلم کشی کر کے ہندوؤں کا پٹھو بنا۔ وہاں وہ قرآن پاک کا یہ حکم بھی بھول گیا۔ کہ لا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (اے مسلمانو کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ کرے۔ کہ تم عدل کو ہاتھ سے چھوڑ بیٹھو نہیں نہیں تم عدل کرو۔ کیونکہ یہی راہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے) اور ایسے شریروں کی جھوٹی اور مفتریانہ تحریروں کی اشاعت میں کافی حصہ لے رہا ہے۔ احمدیت سے جتنی چاہے وہ دشمنی کرتا۔ لیکن انسانیت سے گذر کر اپنی دنائت کے مظاہرہ کا جو طرز اس نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ دین و دنیا دونوں جہان میں اس کی بدفطرتی اور کمینگی کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ کاش کہ وہ آدمی بن جاتا۔ اور حیوان بشکل انسان نہ رہتا۔

اس سے بھی بڑھ کر قابل افسوس یہ امر ہے۔ کہ لاہور کی نیوز ایجنسی نے بغیر کافی ثبوت کے بٹالہ کے کسی شخص کے کہنے پر اس قماش کے لوگوں کے متعلق اخبارات میں "مولانا" کے مقدس نام کو ذلیل کروایا ہے ہاں اگر بذاتیہ طور پر ان کے کارناموں کی وجہ سے یہ خطاب انہیں دیا گیا ہے۔ تو یہ اور بات ہے۔ یا ان کی قوم میں اشرالناس اور بدمعاش "مولانا" کے نام سے موسوم ہوتے ہیں تو ہمیں اعتراض نہیں۔ بہرحال ہر انسان کو جس میں ذرہ بھر بھی شرافت باقی ہے۔ ایسے کمینے لوگوں سے نفرت کرنی چاہیئے۔ تا انسانیت کے معزز نام کو بٹہ لگانے والوں اور شرافت کی مٹی پلید کرنے والوں کو اس امر کا احساس ہو کہ دنیا بھی ایسے قماش کے لوگوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے ورنہ کسی معزز شہری کی عزت ایسے لفنگوں سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔

مہتاب نکل آیا

یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہے۔ جو تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ ناممکن ہے۔ کہ آپ اس کو دیکھیں اور پسند نہ فرمائیں۔ نمونہ مفت طلب کیجئے۔ ہر خریدار کو ایک روپیہ کی کتابیں مفت دیجاتی ہیں۔ المشتہر: منیجر اخبار مہتاب لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار مباہلہ کیخلاف غیظ و غضب

اور

حکومت اور برطانیہ

اس وقت جماعت احمدیہ میں مباہلہ کی شرارتوں اور فتنہ انگیزی کے خلاف بہت اشتعال ہے۔ افراد جماعت کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ لیکن بعض کوتاہ اندیش اس تمام غیظ و غضب کو گورنمنٹ برطانیہ کا "ایک نیا شوشہ" قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن ناظم جمعیتہ علماء پنجاب کا ایک اعلان اسی مفہوم پر مشتمل اخبار زمیندار ۱۲ر اپریل میں شائع ہوا ہے۔ ہم نہایت واضح الفاظ میں پبلک پر ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر یہ "اپیل" سیاسی چال نہیں۔ تو سراسر کذب بیانی پر مبنی ہے۔ ہر شریف انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر کسی کے باپ کو گندی گالیاں دی جائیں۔ تو اس کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے مزید کسی انگیخت کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا وجود باجود موجودہ وقت میں جماعت احمدیہ کی نظر میں سب سے عزیز اور قابل احترام وجود ہے۔ اور وہ کسی صورت میں بھی آپ کی توہین برداشت نہیں کر سکتی۔ پس "مباہلہ" والوں کا اپنا گندہ اور ناپاک پراپیگنڈا ہی اس کا محرک ہے۔ بلکہ ہمیں تو اس بات کا بھی سخت رنج ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ہنوز ان قانون شکن لوگوں کے خلاف کوئی موثر کارروائی نہیں کی۔ کس قدر غلط بیانی ہے۔ کہ کارپردازان مباہلہ کی نخس نویسی پر گرفت کو "تحریک آزادی کا کچلنا" قرار دیا جا رہا ہے۔ اگر اس قسم کی گندہ دہانی ہی آزادی ہے۔ تو ہندوستان کی شرافت اس پر ہزار نفرین بھیجتی ہے۔ مباہلہ والوں کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے لاکھوں انسانوں کے پیشوا پر ناپاک اور گندے الزام لگائے۔ اور بلا ثبوت لگائے۔ سلسلہ احمدیہ کی خواتین کی عصمت و عفت پر ابانتانہ حملے کئے۔ اگر یہ کارنامہ حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کی نگاہ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے۔ تو وہ ان لوگوں کی پیٹھ ٹھونکیں۔ مسلمانوں سے "دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے امداد" کی اپیلیں کریں۔ اور ان لوگوں کو "بہادر سپاہی" کا خطاب دیں۔ لیکن اگر ان کی ضمیر ان کو بتا دے۔ کہ یہ فعل ننگ انسانیت اور شرفاء کی نظر میں نہایت گھناؤنا ہے۔ تو پھر ان کی اپیل ضمیر کشی کی مترادف ہو گی۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ابھی تک ہندوستان کی زمین ان وجودوں سے بالکل خالی نہیں ہو گئی۔ جو اور نہیں تو کم از کم عورت کی عزت کو ضرور قابل حفاظت سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کو ہم سے ہزار اختلاف سہی۔ ہم ان کی نگاہ میں گردن زدنی سہی۔ مگر کیا کوئی عقلمند انسان جس میں شرافت کا ایک ذرہ بھی باقی ہو۔ مباہلہ والوں کی قرمطی اور دلآزار کارروائی کو ایک لمحہ کے لئے بھی جائز قرار دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

آزادی ہمارا ملکی حق ہے۔ اور وہ ایک دن ملکر رہے گی۔ مگر اس کے مختلف اسباب اور ذرائع ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنے رنگ میں اور اپنے عقیدہ کے مطابق حصول آزادی کے لئے کوشاں ہے۔ مگر بعض جلد باز انسان ہر اس شخص کو جو ان کے طریق کار سے اختلاف رکھتا ہو۔ "حکومت کا پٹھو" کہکر پکارتے ہیں۔ تاکہ عوام میں نفرت پیدا کریں۔ لیکن ارباب دانش پر ظاہر ہے۔ کہ یہ طریق ہی دراصل ہندوستان کی آزادی میں سب سے بڑا سنگ گراں ہے۔ کیونکہ اس سے ملک کا ملکی اتحاد برباد ہو جاتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ تدبر رکھنے والے اصحاب اس روح کا مقابلہ کریں۔ جو گالیوں اور طعنوں سے منافرت کی خلیج کو وسیع کر رہی ہے۔

(سیکرٹری احمدیہ پبلسٹی قادیان)

حضرت امام جماعت احمدیہ سے اخبار زمیندار کے مطالبہ کا جواب

اخبار زمیندار نے اپنی اشاعت ۱۳ر اپریل کے بہرہ فکاہات میں لکھا ہے:-

"اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ (امام جماعت احمدیہ) یا تو حلف بہ عذاب موکد اٹھا کر کہہ دیتے کہ کارکنان مباہلہ جو کچھ ان کی نسبت لکھ رہے ہیں۔ وہ سراسر کذب و دروغ ہے۔ اور یا ان کے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کرتے۔"

اس کے جواب میں سب سے پہلے ہم زمیندار سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا اس قسم کے اتہام لگانے والوں کے مقابل اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ ان سے کوئی مطالبہ نہ ہو۔ ہاں جس پر الزام لگایا جائے وہ حلف اٹھائے؟ علاوہ ازیں تعجب ہے۔ کہ زمیندار کیوں اس قدر تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں۔ کہ مدت ہوئی حضرت امام جماعت احمدیہ نے کھلے الفاظ میں شائع فرمایا ہے:-

"میرا جواب تو میرا رب ہے۔ میں اسی کو اپنا گواہ بناتا ہوں۔ وہ سب کھلی اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اور اسی کا فیصلہ درست اور راست ہے۔ وہ اس امر پر گواہ ہے۔ کہ اخبار مباہلہ والوں نے سراسر ناپاک جھوٹ بلکہ افتراء سے کام لیا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ گواہ رہیگا۔ میں اسی کے فضل کا امیدوار اور اس کی نصرت کا طالب ہوں۔"

(جواب مباہلہ نمبر اول جون ۱۹۲۹ء)

کیا اس وضاحت کے باوجود زمیندار کا بار بار اعادہ لایعنی مناسب ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اس بیان کے ساتھ ہی ہم بھی مولوی ظفر علی خاں سے بعینہٖ ان کے الفاظ میں سوال کرتے ہیں۔ کہ اخبار سیاست (لاہور) نے اپنا نام لیکر لکھا ہے:-

"لوگوں کو اس مہذب ڈاکو پر اعتماد نہیں رہا۔ جس کے دفتر میں رشتہ داروں کی کنواری بیٹیوں کو حمل ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے بچے گرائے جاتے ہیں۔" (۳ر مارچ ۲۹ء)

اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ظفر علی خاں یا تو حلف موکد بعذاب اٹھا کر کہہ دیتے۔ کہ کارکنان سیاست جو کچھ انکی نسبت لکھ رہے ہیں وہ سراسر کذب و دروغ ہے یا عدالت میں چارہ جوئی کرتے۔ کیا ظفر علی خاں نے حلف اٹھائی یا مقدمہ کیا؟ کیا زمیندار

(سیکرٹری احمدیہ پبلسٹی قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

مولوی محمد یامین صاحب دانوی کیا فرماتے ہیں

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

مجھے کئی دفعہ مولوی محمد یامین صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے مسئلہ پر فرمایا کرتے ہیں۔ کہ نبی کا نام پانا اور ہے۔ اور نبی ہونا اور ہے۔ اس امت کو نبی کا نام یا لقب تو مل سکتا ہے۔ لیکن نبی کوئی ہو نہیں سکتا۔ جواباً گذارش ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت سے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔

لیکن قرآن کریم بجز نبی بلکہ رسول ہونیکے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفے غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفے غیب سے یہ امت محروم نہیں"

(ملاحظہ ہو ایک غلطی کا ازالہ)

پھر حضور حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"اس امت میں آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔ ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی"

(حقیقت الوحی صفحہ ۲۸)

خلافت ثانیہ کے بعد منکران خلافت نے اپنا اعتقاد بدل کر اپنا ایمان ہی خراب کر دیا۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بار ہا نبی اور رسول کے لفظ سے یاد کیا ہے

امیر پیغام مولوی محمد علی صاحب جن کو ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا نبی پیغمبر آخر الزمان نبی اور رسول مانتے تھے۔ لفظ ناقص اور جزوی کسی جگہ نہیں لکھا۔ بلکہ نبی اور حقیقی نبی ہی لکھا ہے۔ اب نامعلوم جناب امیر پیغام کو کیا سوجھی۔ کہ پیغام بلڈنگ کے گڑھے میں اترتے ہی جھٹ نبوت سے انکار کر دیا۔

مولوی محمد یامین صاحب جو کہ پیغام بلڈنگ کی طرف سے آج کل دو تین آدمیوں کے دانہ ضلع ہزارہ میں سیکرٹری ہیں۔ اخبار الحکم ۲۲ دسمبر ۱۹۰۱ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مرزا صاحبؑ کے لئے یہ الفاظ نبی اللہ اور رسول اللہ جائز ہیں۔ کیونکہ آپ کے الہام میں یہ الفاظ آ چکے ہیں۔ نیز سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے حق میں نبی فرمایا ہے۔ نیز قرآن شریف میں آ چکا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ اور تمام مفسرین نے مانا ہے۔ کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے بارہ میں ہے"

مولوی صاحب کو لازم ہے۔ کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خدام میں شامل ہو جائیں۔

اے خدا دے عقل ان کو تا وہ سمجھیں نیک و بد
فہم دے پہچان لیں تا اپنا وہ نفع و ضرر
آ در بار خلافت میں بعجز و انکسار
خم سر تسلیم ہو مانند شاخ بار ور
کر کے توبہ صدق دل سے داخل بیعت ہو تم
تا تمہارے ساتھ ہو فضل خدائے دادگر

(راجہ غلام محمد خاں سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ چک ایمرچ۔ ڈاک خانہ باڑی پورہ ضلع سرینگر کشمیر)

(از دارالارشاد قادیان۔ درخواست ہائے بیعت ارسال خدمت ہیں۔ ناظر فاروق)

ازہاق باطل:۔ مولوی محمد علی امیر پیغام کے عقائد باطلہ اور احمدیت سے ارتداد کا حال معلوم کرنا ہو۔ تو ۲۰ کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر

مولوی ظفر علی کا چیلنج منظور

مولوی ظفر علی صاحب کاظل سبحانی خلیفۃ المسیح ثانی پر یہ الہام کہ حضور نے اور حضور کے خدام نے قادیان میں مستریوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا ہے۔ ایک ناپاک افترا ہے۔ جس پر مولوی صاحب بغیر تحقیق یقین کئے بیٹھے اور بصد ضد مصر ہیں۔ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی "مباہلہ والوں" یا ان کے خاندان کے کسی افراد کو کسی جائز انسانی حق سے محروم نہیں رکھا۔ بلکہ ان کے صبر آزما اور دل آزار مفتریات اور ناپاک اتہامات کے باوجود انہیں کسی قسم کی مالی یا جانی نقصان نہیں پہنچایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے تحمل اور چشم پوشی کی جو باوجود ان کے ظالمانہ اور بے حد دل آزار رویہ کے مستریوں کے ساتھ روا رکھی گئی۔ دنیا کی تاریخ میں شاید ہی کوئی نظیر مل سکے۔ خصوصاً جب کہ احمدیہ جماعت طبعی تقاضائے بشریت کے ماتحت مفسدوں اور مفتریوں کو عبرتناک سزائیں دینے کے لئے بیتاب تھی۔ اور اس بات پر قادر تھی۔ کہ انہیں ان کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کا مزہ چکھائے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کے خدام نے صبر کیا۔ اور اس صبر اور خاموشی کا یہ بدلا ملا۔ کہ ان لوگوں نے اپنی بدباطنی کے بدترین مظاہرے کئے۔ اور ایسے خطرناک حملے کئے جن کا کوئی شریف انسان متحمل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مولوی ظفر علی صاحب کو خود اس قسم کے الزامات کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے۔ کیا انہوں نے اس وقت اپنی بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی اور ہمشیرہ سے قسمیں کھلوائیں یا قانونی چارہ جوئی کی یا کسی اور رنگ میں اپنی بریت کی؟ اور اگر نہیں کی تو کیا ہم اور عام پبلک ان الزامات کو صحیح سمجھنے اور اور ان کی نشر و اشاعت میں حق بجانب ہونگے؟

باقی رہا آپ کا چیلنج کہ احمدیوں پر عافیت تنگ کر دی جائیگی۔ اور ان سے قطع تعلق کر لیا جائیگا۔ سو ہم آپکے اس فیصلے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ مگر ذرا ہمیں یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی بتا دیا جائے۔ کہ اس سے قبل آپ نے ہمارے ساتھ کب تعاون کیا؟ مولوی ظفر علی صاحب! آپ نے ان جلسوں میں بھی شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ جو کہ یوم النبیؐ کے سلسلہ میں منعقد کئے گئے۔ اور صرف اس پر ہی بس نہ کی۔ بلکہ دوسروں کو بھی باز رکھنے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ اور کون سی کسر ہے۔ جو آپ نے اب تک جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اٹھا رکھی ہے۔ جب ہمارے شہدا غریب الوطنی اور بیکسی کی حالت میں سر زمین کابل میں بے دردی سے سنگسار کئے گئے۔ تو آپ نے مبارکباد کے تار بھیجے۔ اور شادیانے بجائے۔ جب بھی ہمیں کوئی زخم پہنچا۔ تو آپ نے نمک پاشی کی۔ جب بھی ہم پر کوئی افترا باندھا گیا۔ آپ نے دروغ کو فروغ دینے میں اپنا تمام زور قلم اور زور زبان صرف کر دیا۔ غرض کہ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ہر رنگ میں نقصان پہنچانے کی غرض سے ایڑی چوٹی تک کا زور لگایا۔ اور احمدیت کی مخالفت میں ہی اپنی ترقی کا راز سمجھا۔ مگر یہ خدا کے مامور اور مرسل کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا مخالف آندھیوں اور باد صرصر کے جھونکوں سے محفوظ رہا۔ اور دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہا۔ اور دشمنان اسلام کی صفوں کو احمد عربی (صلعم) کی شان جمالی کا مظہر اکمل بن کر چیرتے اور درہم برہم کرتے ہوئے حاسدوں کو موتوا بغیظکم کا پیغام سناتا رہا۔ اور سناتا رہے گا انشاء اللہ العزیز ؂

مولوی صاحب! خدا آپ کو راہ راست پر لائے، جماعت احمدیہ آپ کی دھمکیوں سے نہیں گھبراتی۔ بلکہ ہر نوع کے ظلم کو خاموشی اور صبر کیساتھ برداشت کرے گی۔ اور امام آخر الزمان کی اس تعلیم پر "گالیاں سن کر دعا دو۔ پا کے دکھ آرام دو" عمل کر کے دنیا میں اپنی مظلومیت اور آپ اور آپ کے مربیوں کے مظالم کا اشتہار دیگی۔ ہمارے لئے آپ کی اور آپ کے شرکاء کی دھمکیاں اور اشتعال انگیزیاں مزید تقویت ایمان کا باعث بن رہی ہیں۔ کیونکہ الٰہی سلسلوں کے ساتھ روز اوّل سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ مولوی صاحب! کیا آپ کے پیشروؤں نے حضرت یوسفؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم۔ حضرت مریم صدیقہؓ حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ۔ رانی سیتا جی اور آئمہ کرام اور سب سے بڑھکر ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی کمی کی ہے اگر اس زمانے میں کربلا میں ظلم اور صبر صف آرا ہو سکتے تھے۔ تو کیا آج سرزمین قادیان کو آپ کا تختہ مشق بننے میں کوئی تامل ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جماعت احمدیہ تو اپنے مظلوم شہدائے افغانستان پر ناز کرتی ہے۔ اور کربلا کے نظارے کابل کی سرزمین میں دہرا چکی ہے۔ اور شوق شہادت میں سرشار ہو کر آپ کو بھی اس بات کی دعوت دیتی ہے۔ کہ ہم اپنی گردنیں جادۂ تسلیم و رضا میں رکھ چکے ہیں۔ آیئے اپنے دفتر "زمیندار" کے قربانیں ہی مقتل بنا کر خنجر آزمائی فرمایئے۔ ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہمیں امید ہے۔ کہ آپ جلد سے جلد کسی "شہریار غازی" کے "فتون قاہرہ" کو اس اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کے مقابلہ میں صف آرا کرینگے۔ تاکہ حق و باطل کا جلد فیصلہ ہو جائے۔

مولوی صاحب! یاد رکھیئے! آپ کی بھلائی اسی میں ہے۔ کہ آپ نمک سازی میں مصروف رہیں۔ اور بقول آپ کے "جس کا کھائیں اس کا گائیں" کانگرس کے راگ الاپتے رہیں۔ ورنہ محمدی مسیحؑ کے پہلوان آپ کے تمام شیطانی ارادوں اور طاغوتی تحریکوں کو ملیامیٹ کر دیں گے۔ اور آپ کو بار بار چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔ اگر ہمت ہے، تو بے شک مقابلے پر آؤ۔ اور اپنے تمام شیطانی لشکروں سمیت آؤ۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ ؂

(خاکسار سیکرٹری احمدیہ انجمن انصار اللہ لاہور)

قتل مرتد: ۔ مسٹر ظفر علی خاں سابق ایڈیٹر زمیندار نے شہدا کابل کے موقعہ پر جو اپنی بد باطنی کا ثبوت دیکر احمدیوں کے قتل کو تعلیم اسلام بتایا تھا۔ اس کا مکمل جواب حضرت مولوی شیر علی صاحب سلمہ اللہ نے اس کتاب میں لکھا دیا۔ کہ آج تک جواب الجواب کا کسی کو حوصلہ نہیں ہوا۔ قیمت صرف ۱) روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ دفتر فاروق سے طلب کریں (مینیجر)

دیانند شن

سوراجیہ یا رام راجیہ

(۲)

جاگو تمہاری قسمت تم کو جگا رہی ہے
دوڑو خدا کی قدرت تم کو بلا رہی ہے

خداوند تعالےٰ نے عام مخلوقات کے لئے عموماً اور تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نازل فرمایا۔ مگر مسلمانوں نے اپنی نادانی سے حضرت رسول ربانی مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا دشمن خیال کیا۔ اور خداوند کریم کے فرستادہ کو تباہ و برباد کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ لیکن خداوند تعالےٰ نے اپنے پیارے رسول کو ہر مقام پر بچایا۔ مسلم قوم نے ۔۔۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کی بہتری کے لئے رات دن ایک کر دکھایا۔ پسینہ کی جگہ اپنا خون بہایا مگر اس ناعاقبت اندیش قوم کو مطلق خداوند تعالےٰ کا خوف نہ آیا۔ اور آپ پر نہایت پرلے درجے کی کمینگی کے ساتھ کفر کا فتویٰ لگایا۔ اور اس عقیدہ رکھنے والے جری اللہ کے حق میں جن نے یہ فرمایا تھا کہ :-

بعد از خدا بہ عشق محمد مخرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یہ فرقہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا۔ تو خداوند تعالےٰ کے قہر نے ان کو آدبایا۔ شامت اعمال کے باعث انہوں نے ایک مخالف دین کو اپنا رہبر بنایا۔ اسلام کی بلندی اور پاکیزگی پر بٹہ لگایا۔ اس کے کہنے پر اپنا گھر لٹایا۔ اس کے ایک ہم مذہب کو دہلی کے اندر نمبر پر کھڑا کرایا۔ آریوں نے اس واقعہ کا فوٹو اتروایا ملکانوں کے اندر اس کو خوب پھیلایا۔ اور مکر کا جال بچھایا۔ مسجد کو مندر کہہ سنایا۔ ملکانوں کو ارتداد کے جال میں پھنسایا۔ مگر خدا کا رسول اسلام کے آڑے وقت کام آیا۔ اور اسلام کو ہر ایک مصیبت سے نپٹایا۔

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۱)

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کے باعث سخت نقصان اٹھایا۔ دیکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی مشن

مسیح ناصری صاحب شریعت نہ تھے

اہلحدیث کی جہالت

(۴)

پہلی گواہی

اب ہم اناجیل کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ آیا موسوی شریعت حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے آنے کے بعد منسوخ فرما دی تھی۔ یا کہ قائم رکھی۔ سو انجیل کے مطالعہ سے بھی ہمیں اسی حقیقت پر آگاہی حاصل ہوتی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تورات ہرگز منسوخ نہیں فرمائی۔ بلکہ اُسے قائم رکھا۔ اور دنیا میں پھیلایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ نہ سمجھو۔ کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا۔ اور یہی آدمیوں کو سکھائیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا لیکن جو اُن پر عمل کریگا۔ اور ان کی تعلیم دیگا۔ وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائے گا"

متی ۵/۱۷ تا ۲۰

اس ارشاد میں حضرت مسیح علیہ السلام نے تورات کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی از حد تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا۔ کہ جو کوئی تورات کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی توڑ دیگا۔ وہ خدا کے حضور مجرم اور جواب دہ ہوگا۔ اب خدارا غور فرمائیں کہ کیا شریعت جدیدہ کا مالک یہی کچھ کہا کرتا ہے۔ کہ مجھ سے پہلی شریعت کے بھی ہر ہر حرف پر عمل کرو۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جدید شریعت والا تو خود اپنی شریعت کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ مگر حضرت مسیح تو بالکل صاف لفظوں میں تورات کی تعلیم دے رہے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اُن کا مقصد محض تورات کی اشاعت تھا۔ نہ کہ اپنی کسی جدید شریعت کو جاری کرنا۔

دوسری گواہی

اسی طرح اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں:۔

"فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں۔ وہ سب کرو اور مانو"

متی ۲۳/۲ و ۳

اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مسیح علیہ السلام کے شاگردوں کے لئے بھی ویسی ہی قابلِ عمل تھی۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تورات خود اُن کی اُمت کے لئے قابلِ اتباع تھی۔

نیز اس ارشاد سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ باوجود اس امر کے کہ فریسی حضرت مسیح علیہ السلام کو ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ پھر بھی آپ نے یہی کہا۔ کہ ان فریسیوں کو مانو۔ اور اطاعت کرو۔ کیونکہ وہ موسےٰ کی گدی پر بیٹھے۔ اور اس کی شریعت لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی اپنی علیحدہ شریعت ہوتی۔ تو کیا وہ ان خوانخوار فریسیوں کی باتیں ماننے کی اپنے حواریوں کو ایسی اشد تاکید فرماتے۔ ہرگز نہیں پس ثابت ہوا۔ کہ بجز تورات کے اور کوئی شریعت مسیح علیہ السلام کی نہیں تھی۔

تیسری گواہی

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطے کے مٹ جانے سے آسان ہے"

لوقا ۱۶/۱۷

اس حوالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے شریعت کی پائداری ایسے طریق پر بیان فرمائی ہے۔ کہ اس سے بڑھکر ممکن نہیں۔ اب صرف یہ بات غور طلب ہے۔ کہ اس شریعت سے کونسی شریعت مراد ہے۔ آیا موسیٰ علیہ السلام کی شریعت یا مسیح علیہ السلام کی اپنی شریعت اس امر کے تصفیہ کے لئے ہمیں یوحنا سے نہایت صاف حوالہ ملتا ہے۔ وہاں لکھا ہے:۔

"شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی۔ مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی"

یوحنا ۱/۱۷

پس صاف ثابت ہوگیا۔ کہ مسیح علیہ السلام کوئی نئی شریعت دنیا میں نہیں لائے تھے۔ بلکہ صرف فضل اور سچائی کے ساتھ دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ اسی طرح یہودیوں سے فرماتے ہیں:۔

"کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی۔ تو بھی تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا"

یوحنا ۷/۱۹

یہاں بھی شریعت کو آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ نہ کہ اپنی طرف یہ نہیں فرماتے۔ کہ میں بھی کوئی شریعت لایا تھا۔ مگر تم نے اُسے قبول نہ کیا۔

چوتھی گواہی

ایک نہایت زبردست ثبوت حضرت مسیح علیہ السلام کا وہ قول ہے۔ جو اناجیل میں ان الفاظ میں موجود ہے:۔

"کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں"

یوحنا ۱۰/۳۵

کیا اس حوالے کے باوجود بھی کوئی دانا شخص یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تورات کو منسوخ فرما کر اپنی جدید شریعت جاری کی۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جس کے دماغ میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی عقل ہوگی۔ اس بات کا قائل ہو جائے گا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کوئی علیحدہ شریعت لے کر دنیا میں نہیں آئے تھے۔

پانچویں گواہی

اناجیل میں ذکر آتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے پہاڑی وعظ" میں بہت سی قیمتی نصائح لوگوں کو فرمائیں۔ مگر بعد ازاں آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ میرا اپنا کلام ہے۔ تم اس پر ضرور عمل کرو۔ بلکہ آپ نے یہی فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے"

متی ۲۲/۱۲

گویا تمام احکام کا منبع آپ نے تورات کو قرار دے کر اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ کہ آپ صرف تورات کے قیام اس کے بقا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ نہ کہ اپنی علیحدہ شریعت قائم کرنے کے لئے۔

چھٹی گواہی

اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب صلیب سے نجات پانے کے بعد اپنے حواریوں سے دوبارہ ملے تو انہیں بھی آپ نے یہی فرمایا۔ کہ:۔

"ضرور ہے۔ کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں۔ پوری ہوں۔ پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا۔ تاکہ کتاب مقدس کو سمجھیں"

لوقا ۲۴/۴۴

گویا بقول عیسائیاں اپنے جی اُٹھنے کے بعد بھی حضرت مسیح علیہ السلام نے عہد عتیق کی تصدیق کی۔ اور یہ نہیں فرمایا۔ کہ انجیلی شریعت بھی کچھ چیز ہے اُس پر عمل کرنا بلکہ

"اُس نے اُن کا ذہن کھولا۔ تاکہ کتاب مقدس کو سمجھیں"

یہ دلائل اس امر پر روز روشن سے بھی بڑھ کر گواہ ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت رسول نہیں تھے۔ بلکہ شریعت موسویہ کے پیرو اور تورات کے متبع تھے۔ افسوس ہے

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
شہرہ چشم اسان پھر بھی اپنی بے تکی ہانکے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ:۔

"حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے"

حواریوں کا عمل

اناجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے چند حواریوں کی نسبت بھی لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اٹھ کر کہا:۔

"موسیٰ کی شریعت پر عمل کرنے کا حکم دیا

حواریوں کا اعمال ۱۵

گویا حواری بھی شریعت موسویہ کو قابل اتباع سمجھتے تھے۔ نہ کہ کسی اور شریعت کو۔ اسی طرح پولوس رسول بھی ایک حاکم کے سامنے اپنا بیان دیتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"تیرے سامنے یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ جس طریق کو وہ بدعت کہتے ہیں۔ اُسی کے مطابق میں اپنے باپ دادوں کے خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ اور جو کچھ توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے۔ اُس سب پر میرا ایمان ہے"

اعمال ۲۴/۱۴

اسی طرح حواریوں نے ایک دفعہ پولوس سے کہا:۔

"اے بھائی تو دیکھتا ہے۔ کہ یہودیوں میں ہزارہا آدمی ایمان لے آئے ہیں۔ اور وہ سب شریعت کے بارے میں سرگرم ہیں۔ اور ان کو تیرے بارے میں سکھا دیا گیا ہے۔ کہ تو غیر قوموں میں رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہکر موسیٰ سے پھر جانے کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ موسوی رسموں پر چلو۔ پس کیا کیا جائے۔ لوگ ضرور سنینگے کہ تو آیا ہے۔ اس لئے جو ہم تجھ سے کہتے ہیں وہ کر۔ ہاں ہمارے چار آدمی ایسے ہیں۔ جنہوں نے منت مانی ہے۔ انہیں لے کر اپنے آپ کو انکے ساتھ پاک کر۔ اور ان کی طرف سے کچھ خرچ کر تاکہ وہ سر منڈائیں۔ تو سب جان لیں گے۔ کہ جو باتیں انہیں تیرے بارے میں سکھائی گئی ہیں۔ اُن کی کچھ اصل نہیں۔ بلکہ تو خود بھی شریعت پر عمل کر کے درستی سے چلتا ہے"

اعمال ۲۱/۲۰ تا ۲۴

گویا تمام حواری شریعت موسویہ کی دائمی پابندی اپنے لئے از حد ضروری سمجھتے تھے۔ اور یہ کہنا کہ وہ موسوی شریعت پر نہیں چلتے۔ اپنے اوپر ایک بے اصل الزام اور خطرناک بہتان یقین کرتے تھے۔

یہ دلائل جو قرآن سے۔ اناجیل سے۔ عقل سلیم سے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے زمانہ پر ایک نظر ڈالنے سے اخذ کئے گئے ہیں۔ نہایت بیّن طور پر اس حقیقت کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز شارع نبی نہیں تھے۔ بلکہ وہ موسوی شریعت کے پیرو اور اسکے نگہبانوں میں سے ایک تھے۔ مگر افسوس۔ "اہلحدیث" نے جو کچھ لکھا۔ وہ نہایت غیر معقول اور بے دلیل لکھا۔ خدا اُسے سمجھ عطا فرمائے۔

(محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان دارالامان)

مشتریوں اور اُن کے حامیوں کے خلاف

اظہار نفرت

جماعت احمدیہ کراچی

(۱) جماعت احمدیہ کراچی کا یہ غیر معمولی جلسہ بتاریخ ۱۳ اپریل بروز اتوار احمدیہ لائبریری میں منعقد ہوا۔ اپنے محترم خلیفہ برحق کی خدمت میں جس نے اپنی پاکباز زندگی سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آج صرف اُسی کی ایک ذات بابرکات ہے۔ جو کیا بلحاظ تقویٰ و طہارت اور کیا بلحاظ علم و عرفان نیز اسلامی غیرت و حمیت کے دنیا کے لئے نمونہ ہیں۔ اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہے۔ کہ ہم حضور اور حضور کے متعلقہ ہر فرد بلکہ سلسلہ کی ہر عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے جو ہمارے نزدیک ہماری اپنی جانوں سے بدرجہا اعلیٰ و افضل ہے۔ اپنی حقیر جانیں قربان کرنیکیلئے ہر وقت تیار ہیں۔

(۲) یہ جلسہ گورنمنٹ کی اس سستی اور بے توجہی کو جو وہ ایڈیٹر مباہلہ قادیان زمیندار لاہور اور ہمچو دیگر کمینے اور مفسدہ پرداز لوگوں کے متعلق برت کر اور کوئی امتناعی کارروائی نہ کر کے ہمارے صبر کی بیجا آزمائش کرتی ہے۔ نہایت نفرت و حقارت سے دیکھتا ہے۔ اور تنبیہ کرتا ہے کہ اگر اس نے جلدی ہی کوئی ایسی عملی کارروائی نہ کی۔ جس سے مفسدین قرار واقعی طور پر اپنی مکسوبہ شرارت کو پہنچیں۔ تو یہ جماعت مجبوراً اس بارے میں خود کھڑی ہو جائیگی۔ اور اپنے مقتدا اور مطاع امام کی ناموس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کریگی۔ جس کی ذمہ واری خود گورنمنٹ پر

سنجیدہ گورنمنٹ کو اس پمفلٹ کی نقل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی جائے۔ نیز واپسی ڈاک میں گورنمنٹ پنجاب۔ کمشنر لاہور۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ ایڈیٹر پیغام صلح لاہور۔ ایڈیٹر الفضل قادیان کی خدمت میں بھی ایک ایک کاپی ارسال کی جائے۔ نیز واپسی ڈاک میں گورنمنٹ پنجاب۔ کمشنر لاہور۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ ایڈیٹر پیغام صلح لاہور۔ ایڈیٹر الفضل قادیان کی خدمت میں بھی ایک ایک کاپی ارسال کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

ہمارا خدا اور بائبل کا خدا

(۳)

(※)

خدا سیٹی بجاتا ہے

بائبل کا خدا نہ صرف تالیاں بجاتا ہے۔ بلکہ وہ سیٹی بھی بجایا کرتا ہے۔ کیونکہ لکھا ہے:۔

(۱) "وہ (خدا) قوموں کے لئے دُور سے ایک جھنڈا کھڑا کرتا ہے۔ اور انہیں زمین کی انتہا سے سیٹی بجا کے بلاتا ہے۔ اور دیکھو وہ دوڑ کے جلد آتے ہیں" یسعیاہ ۵/۲۶

اسی طرح لکھا ہے:۔

(۲) "ایسا ہوگا۔ کہ خداوند مصر کی نہروں کے اس سرے پر سے مکھیوں کو۔ اور اسور کی سرزمین میں سے زنبوروں کو سیٹی بجا کے بلائے گا۔ سو وہ سب آئیں گے" یسعیاہ ۷/۱۸

(۳) خداوند فرماتا ہے "میں ان کے لئے سیٹی بجاؤں گا۔ اور انہیں فراہم کروں گا۔ کیونکہ میں نے ان کے لئے فدیہ دیا ہے۔ اور وہ بہت ہو جائینگے"

زکریاہ ۱۰/۸

خدا طمانچے مارتا ہے

"بائبل کا خدا" گالوں پر طمانچے مارتا۔ اور دشمنوں کے دانت توڑتا ہے۔ چنانچہ زبور کی گواہی دیکھو۔ حضرت داؤد دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اٹھ اے خداوند۔ اے میرے خدا مجھے بچا۔ کہ تو نے میرے سارے دشمنوں کے گال پر طمانچے مارے۔ تو نے شریروں کے دانت توڑے" زبور ۳/۷

خدا جوتی چلاتا ہے

"بائبل کا خدا" غصے میں آکر لوگوں پر جوتی بھی چلاتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔ خداوند فرماتا ہے:۔

"ادوم پر میں اپنی جوتی چلاؤں گا۔ فلسط پر میں شادیانہ بجاؤں گا" زبور ۱۰۸/۹

خدا جنگجو ہے

"بائبل کا خدا" جنگی اور جھگڑالو ہے۔ کیونکہ لکھا ہے:۔

"خداوند صاحب جنگ ہے۔ یہوواہ اس کا نام ہے" خروج ۱۵/۱۳

"خداوند میری چٹان مبارک ہو۔ جو میرے ہاتھوں کو جنگ کرنا اور میری انگلیوں کو لڑنا سکھاتا ہے"

زبور ۱۴۴/۱

اسی لئے خدا کا ایک نام بائبل میں رب الافواج بھی آیا ہے۔ دیکھو یسعیاہ ۵۱/۱۵

خدا بُری باتیں سکھاتا ہے

"بائبل کا خدا" ہاں وہ خدا جو جمیع صفاتِ حسنہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ہر قسم کے نقائص سے منزّہ ہے۔ لوگوں کو بُری باتیں بھی سکھاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

(۱) "خداوند نے ہوسیع کو فرمایا۔ کہ جا اور ایک زنا کار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لئے لے" ہوسیع ۱/۲

(۲) "خداوند نے مجھے فرمایا۔ کہ پھر جا۔ اور ایک عورت سے جو اس کے دوست کی پیاری ہے پر زنا کرتی ہے۔ محبت رکھ۔ × × × × سو میں نے اس کو پندرہ روپیہ اور ڈیڑھ خومر جَو سے اپنے لئے مول لیا" ہوسیع ۳/۱

(۳) "کون ہے۔ جو کہتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے جس وقت خداوند نے اس کا حکم نہیں دیا۔ کیا اللہ تعالےٰ کے مونہہ سے بھلا اور برا نہیں نکلتا۔ کاہیکو آدمی جو زندہ ہے کُڑکُڑائے"

نوحہ یرمیاہ ۳/۳۸

خدا انصاف نہیں کرتا

"بائبل کا خدا" عدل و انصاف بھی نہیں کرتا۔ دیکھو لکھا ہے:۔

"خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ دیکھ میں تیرا مخالف ہوں۔ اور اپنی تلوار کو میان سے نکالوں گا۔ اور تیرے صادقوں اور تیرے بدکاروں کو تیرے درمیان سے کاٹ ڈالوں گا"

حزقی ایل ۲۱/۳

عدل کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ صرف بدکاروں کو سزا دی جاتی۔ مگر نیکوں کو بھی تلوار کے گھاٹ اتارنا کہاں کا انصاف ہے۔

اسی طرح لکھا ہے:۔

"میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں۔ اور باپ دادوں کی بدکاریاں ان کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔ تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں" خروج ۲۰/۵

کیا یہی وہ عدل و انصاف ہے۔ جسے مقدّس بائبل پیش کرتی ہے۔ کہ خدا سے جو لوگ عداوت رکھیں۔ نہ صرف وہ موردِ غضب ہوں۔ بلکہ اُن کی بے قصور نسلیں بھی موردِ الزام سمجھی جائیں۔

خدا ہار گیا

بائبل سے باہر ہے۔ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خدا سے کشتی لڑی۔ جس میں یعقوب نے خدا پر فتح پائی۔ لکھا ہے:۔

"اور یعقوب اکیلا رہ گیا۔ اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑا کیا۔ جب اُس نے دیکھا۔ کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا۔ تو اس کی ران کو بھیڑ دار سے چھوا۔ اور یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا (یعنی خدا) کہ مجھے جانے دے۔ کہ پو پھٹتی ہے۔ وہ (یعقوب) بولا کہ میں تجھے جانے نہ دوں گا۔ مگر جب کہ تو مجھے برکت دے۔ تب اُس نے (یعنی خدا نے) اُس سے پوچھا۔ کہ تیرا کیا نام ہے؟ وہ بولا کہ یعقوب۔ اُس نے کہا۔ کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں۔ بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کہ تو نے خدا اور خلق پاس قوت پائی۔ اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچھا۔ اور کہا۔ کہ میں تیری منّت کرتا ہوں۔ کہ اپنا نام بتایئے۔ وہ بولا۔ کہ تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے۔ اور اس نے اُسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی ایل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھا۔ اور کہا۔ کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے"

پیدائش ۳۲/۲۴ تا ۳۰

غور فرمائیں۔ یہ کیسا خدا ہے۔ جو یعقوب سے ہار کھا گیا۔

خدا کی شیر اور ترکھنی سے تشبیہ

بائیبل میں خدائے ذوالجلال کو شیر ببر۔ تیندوا۔ ترکھنی اور شیرنی وغیرہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

چنانچہ لکھا ہے۔ خداوند فرماتا ہے :۔

"میں ان کے لئے شیر ببر کی مانند ہوا۔ اس تیندوا کی مانند جو راہ میں بیٹھا ہو۔ میں ان کی گھات میں لگا رہا۔ میں اس ترکھنی کی مانند جس کے بچے چھین لئے گئے ہوں۔ ان سے دوچار ہوا۔ اور ان کے دل کے پردے کو پھاڑا۔ اور شیرنی کی طرح ان کو نگل گیا" ہوسیع ۱۳/۷ و ۸

خدا کی حجام سے تشبیہ

بائیبل میں خدا کو حجام سے بھی تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :۔

"اسی روز خداوند اُس اُسترے سے جو نہر کے پار کرائے کرایا۔ یعنی اسور کے بادشاہ سے سر اور پاؤں کے بال مونڈیگا۔ اور اس سے ڈاڑھی بھی کھرچی جائے گی" یسعیاہ ۷/۲۰

خدا (نعوذ باللہ) کمہار ہے

بائیبل میں خدا کو نہایت صاف اور صریح لفظوں میں کمہار کہا گیا ہے۔ چنانچہ دیکھو مقدس بائیبل میں لکھا ہے :۔

"اے خداوند تو ہمارا باپ ہے ہم مائی ہیں۔ تو ہمارا کمہار ہے" یسعیاہ ۶۴/۸

خدا کی سات آنکھیں اور پلکیں

بائیبل کے خدا کی بائیبل سے سات آنکھیں ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے :۔

"خدا کی سات آنکھیں ساری زمین کی سیر کرتی ہیں" زکریاہ ۴/۱۰

نہ صرف آنکھیں بلکہ پلکیں بھی ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے :۔

"خداوند کا تخت آسمان پر ہے۔ اس کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اس کی پلکیں بنی آدم کو آزماتی ہیں" زبور ۱۱/۴

خدا کی بغل

بائیبل کے خدا کی اگر بغل بھی دیکھنا چاہو تو آؤ ہم دکھائیں۔ مقدس بائیبل کھولو وہاں لکھا ہے :۔

"اے خدا دشمن کب تک ملامت کرے گا۔ کیا دشمن اب تک تیرے نام پر کفر بکے گا۔ تو کیوں اپنا ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ اسے اپنی بغل سے نکال اور انہیں تمام کر" زبور ۷۴/۱۱

خدا کے نتھنے

بائیبل کے خدا کے اگر نتھنے بھی دیکھنے کی تڑپ دل میں موجود ہو تو اس تڑپ کا علاج بھی بائیبل پیش کرتی ہے۔ وہاں لکھا ہے :۔

(۱) "میرا قہر میرے نتھنوں میں چڑھے گا" خداوند یہوواہ کہتا ہے" حزقی ایل ۳۸/۱۸

(۲) اُس کے نتھنوں سے دھواں اٹھا۔ اور اس کے منہ سے آگ بھڑکی۔ جس سے انگارے دہک اُٹھے" زبور ۱۸/۸

(۳) "وہ خدا کے جھونکے سے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور اس کے نتھنوں کے دم سے فنا ہو جاتے ہیں" ایوب ۴/۹

(۴) "زمین لرزی اور کانپی۔ آسمان کی بنیادیں ہل گئیں۔ اور لرزیں۔ اس لئے کہ وہ غصہ ور ہوا۔ اس کے نتھنوں سے ایک دھواں اٹھا رہا۔ اور اس کے منہ سے آگ نکل کے کھاتی گئی کہ جس سے کوئلے دھک گئے"

۲ سموئیل ۲۲/۹ و ۸

(۵) "خداوند کی جھنجھلاہٹ سے اور اس کے نتھنوں کے دم کے جھونکے سے سمندر کی تھاہیں نمود ہوئیں" ۲ سموئیل ۲۲/۱۶

خدا کا بازو

بائیبل کا خدا" بازو بھی رکھتا ہے۔ جس سے تمام کام وہ سرانجام دیتا ہے :۔

(۱) "خداوند نے اپنا پاک بازو ساری قوموں کی آنکھوں کے سامنے ننگا کیا ہے"

یسعیاہ ۵۲/۱۰

(۲) "کیا خدا کی سی تیری بانہہ ہے۔ کیا تو اس کی سی آواز سے گرج سکتا ہے" ایوب ۴۰/۹

(۳) "خدا کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ کیونکہ اس نے عجائبات کئے۔ اس کے داہنے ہاتھ اور مقدس بازو نے اُسے فتح بخشی" زبور ۹۸/۱

الغرض یہ اس خدا کا نقشہ ہے۔ جو بائیبل ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ اے عقل و خرد رکھنے والو۔ اے دنیا کے دانشمندو۔ کیا خدا کی یہ بے عزتی نہیں ہے۔ جو بائیبل نے کی۔ آہ ایسی کتاب کو خدائی کتاب کہنا کیا انصاف کی رُو سے جائز قول سمجھا جا سکتا ہے۔ کیا اسلام کے مقابل پر پھر بھی اعتراض کرو گے؟

اسلامی تعلیم

آؤ اب ہم بتلائیں۔ اسلام کی اس بارے میں کیا تعلیم ہے۔ اسلام خدا کا ذاتی اسم اللہ بتاتا ہے یعنی وہ ایسی ذات ہے۔ جو مستجمع جمیع صفات کاملہ اور منزہ عن جمیع رذائل اور معبود برحق اور واحد لاشریک اور مبدأ جمیع فیوض ہے۔ غرض اسلام ہمیں وہ خدا دکھاتا ہے۔ جس میں ہر ایک خوبی موجود ہے۔ اور جو ہر نقص سے بکلی پاک ہے۔ ہمارا خدا السلام ہے۔ وہ نہ صرف خود سلامت ہے۔ بلکہ سلامتی کا سرچشمہ ہے۔ اور اسلام کہتا ہے۔ الحمد للہ ہر خوبی اور ہر تعریف کا مستحق صرف ذات باری کا وجود ہے۔ اور اسلام لہ الاسماء الحسنیٰ کی تعلیم ہمیں سکھاتا ہے۔ یعنی تمام خوبیوں اور حُسن کو ظاہر کرنے والے اسماء صرف خدا کے لئے موزون ہیں۔ تم بتاؤ بائیبل قرآن کا کہاں مقابلہ کر سکے۔ قرآن وہ ایک معرفت کا عظیم الشان دریا ہے۔ جس کے مقابل بائیبل ایک چلّو بھر پانی کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ اور قرآن وہ نور بھرا کلام ہے جس کے مقابل بائیبل کا کثیر حصہ ظلمت و تاریکی دکھائی دیتا ہے۔ ہاں قرآن وہ سچا اور دل کو مطمئن کرنیوالا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے رکھتا۔ جس کو دیکھکر انسانی دل فی الفور اطمینان حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے آؤ۔ اور زندہ مذہب سے اپنا تعلق قائم کرو۔ نہیں کہیں بھی نور نظر نہیں آئیگا۔

از محمد یعقوب صوفی فاضل قادیان ۔ و اللہ علی ما نقول شہید

... مذہب میں ایک سچا اور زندہ مذہب کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ جو اسلام میں۔ آج صرف اسلام ہی دنیا کے تمام مذاہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۶)

پیرے محمود نے فتح کا ڈنکا بجایا۔ اور مذہبی رفیا کی یادگاری
دینے والے عظیم الشان اقبال مندی کے پرچم کو لہرایا۔
اور اسلام کے اقبال مندی کا سہرہ چڑھایا ؎

اے بیت قادیان جان و دلم بر تو فدا
تو نے پھر اسلام کو دنیا میں زندہ کر دیا

لیکن افسوس کہ مسلمانوں کو ہوش نہ آیا۔ کانگرس کے پیچھے
لگ کر اپنا تمام اثاثہ لٹایا۔ نام و نشان گنوایا۔ عزت کو
مٹایا۔ وطن کو چھوڑ کر کابل میں اڈا جمایا۔ وہاں بھوک
اور پیاس نے خوب ستایا۔ کھانے کے لئے درخت کا
پتا بھی ہاتھ نہ آیا۔ افغانوں نے خوب جوش منایا۔ کابل میں
بیچارا مسلم بہت گھبرایا۔ قیامت صغرا کا سماں نظر آیا۔
بال بچوں کو بھی گنوایا۔ آخر پھر پھرا کر بدحواس گھر کو آیا۔
گورنمنٹ انگلشیہ نے رحم فرمایا۔ ہر ایک کو اپنے اپنے
وطن میں پہنچایا۔ گاندھی نے پھر اپنا سر اٹھایا۔ مسلم کے بیچ
جلنے پر بہت پچھتایا۔ مگر اخبار پرتاپ لاہور نے مکر کا بھانڈا
چوراہے میں پھوڑ دکھایا۔ جس کو پڑھ کر مسلم کی سادگی پر
رونا آیا ؎

مکر کی چالوں سے بازی لے گیا سرمایہ دار
انتہائے سادگی سے کھا گیا مزدور مات

گاندھی جی نے یہ سوراجیہ کا مطلب سنایا:۔

"سوراجیہ کے چاہے کتنے ہی معنے کئے جائیں۔ اور
میں چاہے کتنے ہی معنے لوگوں کو بتاؤں۔ پھر بھی میرے
نزدیک سوراجیہ کا ایک ہی معنی ہے۔ اور وہ ہے
رام راجیہ۔۔۔۔۔ رام راجیہ کے حصول کے لئے
سب لوگوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کام کیلئے
صرف کھدر ہی ایک واحد اور وسیع ذریعہ ہے
لیکن لوگوں کی طاقت بڑھانے کے لئے کسی دوسری
چیز کی ضرورت تھی۔ وہ چیز ہم نے دریافت کر لی
ہے۔ وہ چیز محصول نمک ہے۔ نمک کا استعمال
امیر غریب سب طور پر کرتے ہیں۔ اور چونکہ اس
سب کے استعمال میں آنے والی ضروری چیز پر
محصول لگا دیا ہے۔ اس لئے ہر ایک آدمی
محصول نمک کی قانون کی نافرمانی کر سکتا ہے
اور اس طرح اپنی طاقت بڑھا سکتا ہے۔ اس
طرح کی پُرامن نافرمانی سے جو طاقت بڑھیگی
وہ رام راجیہ کی قائمی میں مدد دیگی۔۔۔۔۔
انہیں طریقوں سے ہی رام راجیہ کی قائمی آسان
ہو جائیگی۔ پورن رام راجیہ کب ملیگا۔ یہ کوئی
نہیں کہہ سکتا۔ مگر دن رات اس کی رٹ لگاتے
رہنا ہم سب کا فرض ہے۔ اور سچا فکر وہی ہے
جو رام راجیہ کی قائمی کے اسباب سوچنے کے لئے
کیا گیا ہو"

(از مسٹر گاندھی پرتاپ لاہور ۲۷ر مارچ ۱۹۳۰ء صفحہ ۲ کالم ۲)

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

گاندھی نے بالکل سچ سنایا
لیکن رام راجیہ کا گن نہ بتایا
بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

آخر احمدی نے رام راجیہ کے گن کا پتہ لگایا۔ جب
اخبار کرم ویر میں یہ لکھا نظر آیا کہ:۔

"یہ ٹراونکور اور نیپال میں جہاں ہندو راجیہ
(رام راجیہ) ہے۔ وہاں غریبوں کو پبلک
سڑک پر چلنے۔ سونا اور چاندی پہننے اور دودھ
پینے تک کی اجازت نہیں۔ ہندوؤں کے راجیہ
(رام راجیہ) میں وید منتر کان میں پڑ جانے
سے کان پگلے ہوئے سیسے سے بھر دیا جائیگا
اور اوم کا شبد زبان سے نکل جانے پر زبان
کاٹ ڈالی جائے گی"

(کرم ویر لاہور ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۵ کالم)

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

(خاکسار فتح محمد احمدی شرما عفی اللہ عنہ کلرک
جنرل پوسٹ آفس کراچی)

کیا آپنے اخبار فاروق کیواسطے ابتک کوئی خریدار نہیں دیا
اگر نہیں تو اب جلد کوئی خریدار دیکر ثواب لیں۔ (مینیجر فاروق)

اخبار "مباہلہ" اور اسکے حامیوں کے خلاف انجمن احمدیہ بنگلور کا جلسہ اظہار ناراضگی

(پریس)

جماعت احمدیہ بنگلور ٹیموگہ کا ایک غیر معمولی جلسہ بتاریخ ۱۲ر اپریل انجمن احمدیہ میں منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفق آرا سے پاس ہوئے:۔

(۱) یہ جلسہ اُن مفسدہ پرداز مرتد مستریوں اور ان کے حامی خبیث منافقوں کے ناپاک شرمناک حملوں کو جو انہوں نے اپنے اخبار "مباہلہ" کے ذریعہ ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی ذات اقدس اور آپ کے حرم مقدس و مطہر کی ناموس پر کئے ہیں سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اُن پلیدوں پر صد ہزار لعنت بھیجتا ہے ٭

(۲) یہ جلسہ گورنر پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں کوئی ایسی کارروائی کریں۔ کہ جس سے اُن فتنہ پرداز بد باطنوں کو سخت عبرت حاصل ہو۔ اور آئندہ پھر کبھی اس طرح خاصانِ خدا پر ناجائز حملہ کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ ورنہ ہم احمدی خود اپنے واجب الاحترام امام اور سلسلہ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے اور ہر عملی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے ٭

(۳) نیز یہ بھی قرار پایا۔ کہ اس ریزولیوشن کی کاپیاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، اخبار الفضل اخبار فاروق۔ اور گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ کی خدمت میں بھیجی جائیں ٭

(غلام قادر شرق سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور)

مستریان مباہلہ اور ظفر علی خاں اور زمیندار کے خلاف

قادیان میں تمام انڈیا کی احمدیہ انجمنوں کے نمائندوں نے خاص اجلاس کر کے باتفاق رائے اظہار نفرت و ناراضگی کیا۔ (مفصل آئندہ)

(بقیہ صفحہ ۲)

حکومت کا منشا ایسا معلوم دیتا ہے۔ کہ سب لیڈروں کو یکے بعد دیگرے قید کر کے آخیر میں مہاتما گاندھی پر ہاتھ ڈالا جائے۔ دس سال گذرے عدم تعاون کے زمانہ میں بھی حکومت کی یہی پالیسی تھی۔ ملک کی بے چینی محض اس طور سے بآسانی رفع ہو سکتی ہے۔ کہ حکومت ملک کے لیڈروں سے مصالحت سے گفتگو کر کے انکی بے چینی رفع کر دے ٭

——— پنڈت مدن موہن مالویہ جی نے کہا۔ کہ ایک طرف مہاتما گاندھی کی تحریک خلاف ورزی نمک کی چل رہی ہے دوسری طرف ولایتی کپڑے کے مقاطعہ کی یہ لہر چلاؤ۔ دونو لہریں ملجائینگی۔ اور ولایتی کپڑے کا استعمال بند کردو۔ تو بارہ مہینہ کے عرصہ میں سوراج ملجائیگا۔ یہ آپکے اختیار کی بات ہے ٭

——— فیروز پور سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر فاضلکا میں ایک ۲۱ سالہ نوجوان ہندو شنکر نام کے پاس سے دو بم کے گولے برآمد ہوئے۔ پولیس نے شنکر کو گرفتار کر لیا۔ یہ اپنے آپ کو ریاست بیکانیر کا باشندہ بتلاتا ہے ٭

وصیت ۳۱۸۶

میں محمد عبد الغفور خاں ولد محمد عبد الغنی خاں قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن قصبہ سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد اراضی منکی قیمتی للعاء ۵ روپیہ ہے۔ جس میں چاہ آب نوشی لگا ہوا ہے۔ چاہ آبنوشی میں کمترین کا ۱/۴ حصہ ہے۔ جو محلہ دار البرکات قادیان میں واقعہ ہے۔ اور ۵ روپیہ میری ماہوار تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

شرط۔ والسلام یکم جنوری ۱۹۳۰ء ٭ خاکسار محمد عبد الغفور خاں

گواہ شد:۔ محمد عبد الغنی خان

گواہ شد:۔ محمد عبد الغفور خاں

وصیت ۳۲۰۹

میں احمدی بیگم زوجہ محمد عبد الغفور خاں قوم افغان عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قصبہ سنور ضلع پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۶ دسمبر ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد زیور قیمتی ما عدا ۵ روپیہ مہر الـــ رسہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ٭

العبد:۔ احمدی بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبد الغنی خان

گواہ شد:۔ محمد عبد الغفور خاں

طاقت کے نمول موتی

۹ع

(※)

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ارمانوں کا خون نہ ہو۔ دل میں امنگ ہو۔ دماغ میں مسرت ہو۔ طبیعت میں جوش ہو۔ چہرہ خوش رنگ ہو۔ معدہ مقوی ہو۔ جسم میں ولولے پیدا ہوں۔ گھر کا چراغ ہو۔ تو آج ہی

کنگ آف ٹانکس

جو کہ سونا کستوری اور لیتھین جیسی کئی ایک ادویہ کا مرکب ہے۔ استعمال کریں۔ قیمت ۶۰ گولی سات روپے تیس گولی چار روپے معہ محصول ڈاک ٭

شربت فولاد

شربت فولاد:۔ جو کہ کیلا۔ سکھیا اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے ٭

شربت فولاد:۔ عورتوں کی خاص بیماریوں مثلاً عام کمزوری۔ رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹریا کے لئے ازحد مفید ہے ٭

شربت فولاد:۔ مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے۔

شربت فولاد:۔ ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے ٭

شربت فولاد:۔ کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے ٭

شربت فولاد کا ایک چھوٹا سا چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں ٭

شربت فولاد کی ساٹھ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے محصول ڈاک ۸ر ٭

——— تیار کردہ ———

فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضروری ہے ٭

بہرے سننے لگے

۸

(※)

جو لوگ بہرہ پن۔ دماغ میں آوازیں یا زکام کے مریض ہوں۔ انہیں اورل ہرب کمپاؤنڈ کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ اس پرانی طرز کی جڑی بوٹیوں سے مرکب دوا سے بے شمار ایسے مریضوں کو جو عرصہ سے امراض بالا میں مبتلا تھے۔ اور جن میں سے اکثر کو ناقابل علاج سمجھا گیا تھا۔ کافی طور سے افاقہ ہو گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "میں اکثر اوقات اپنے مریضوں کو "اورل ہرب کمپاؤنڈ" کا استعمال کراتا ہوں۔ اور ہمیشہ اس دوا کے نتائج کو اطمینان بخش پاتا ہوں۔ قیمت فی بکس صرف تین روپے۔ محصول ڈاک معاف۔ دوا کے متعلق مفصل لٹریچر مفت ٭

ملنے کا پتہ حال

(اورل میڈیکیشن کمپنی ۱۶۰ برک بیک روڈ بیکن ہیم انگلستان)

Aural Medication Co:
160 Birkbeck Road
Beckenham
England.

Digitized by Khilafat Library Rabwah